بیاناتِ امیرِ اہلسنّت کی مدنی بہاریں

(حصہ 7)

اجنبی کا تحفہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرودِ پاک کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اوراد و وظائف پر مشتمل اپنی مایہ ناز تالیف ''**مدنی پنج سورہ**'' میں بحوالہ مَجْمَعُ الزَّوَائِد درود پاک کی فضیلت نقل فرماتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ مُشکبار ہے: ''جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔''

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد، ۱۰/۲۵۳ حدیث: ۱۷۲۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿1﴾ اجنبی کا تحفہ

گوجرانوالہ (پنجاب، پاکستان) کے شہر **راہوالی** کے محلّہ چراغ پورہ کے رہائشی اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول

میں آنے سے پہلے میں طرح طرح کے گناہوں میں مست اپنی زندگی کے قیمتی لمحات ضائع کر رہا تھا، دنیا کی محبت نے میرے دل کو اپنا دیوانہ بنا رکھا تھا، **لڑکیوں سے دوستی اور بسا اوقات رات گئے تک فون پر ان سے باتیں کر کے اپنی شہوت کی تسکین کا سامان کیا کرتا تھا**، علاوہ ازیں فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے سننے کا بھی انتہائی شیدائی تھا، گو کہ **میرے پاس سات سو کے لگ بھگ گانوں کی کیسٹیں پہلے ہی موجود تھیں** اس کے باوجود جب بھی کسی نئی کیسٹ کے بارے میں پتا چلتا تو یہ سوچ کر کہ مارکیٹ میں تو یہ کیسٹ آتے آتے ہی آئے گی میں ہول سیل والوں سے پہلے ہی خرید کر لے آتا، دن بھر کھیل کود کے لئے کرکٹ کا میدان اور رات بھر آوارہ گردی کے لئے سڑکیں، ہوٹل اور گلی کوچوں کے چوراہے میرا مسکن تھے، میں رات گئے تک گھر سے باہر رہتا یہاں تک کہ ہر طرف رات کی تاریکی اور سناٹا چھا جانے کے باوجود میرے گھر نہ پہنچنے پر والد صاحب کو اکثر و بیشتر میری تلاش میں نکلنا پڑتا حالانکہ امامِ مسجد ہونے کے ناطے اُنہیں نمازِ فجر پڑھانے کے لئے رات جلدی سونا ہوتا تھا مگر مجھے ان کے آرام میں خلل واقع ہونے کی کوئی فکر نہ تھی اور نہ ہی اپنے کرتُوتُوں کی وجہ سے ان کی عزت و وقار کے داغدار ہونے کا کچھ احساس، روز بروز اخلاقیات سے گری ہوئی حرکتوں سے بیزار ہو کر والد صاحب نے بارہا مجھے اپنے پاس بٹھا کر سمجھاتے

ہوئے اس قسم کی حرکتوں سے باز رہنے کی نصیحت بھی کی مگر میں ایک کان سے سنتا اور دوسرے سے نکال دیتا۔ زندگی کے صبح وشام بظاہر بڑے حسین گزر رہے تھے لیکن درحقیقت قابلِ ندامت تھے، وہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مجھ پر احسان ہوا کہ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت مدینۃ الاولیاء (ملتان) میں ہونے والے بین الاقوامی تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع میں والد صاحب کے ساتھ جانے کی سعادت مل گئی ورنہ آخرت میں نجانے میرا کیا انجام ہوتا۔ اجتماع میں تلاوت، نعت، بیانات اور ذکرُاللہ سے میں بیحد متأثر ہوا اور **بالخصوص آخر میں ہونے والی رقّت انگیز دعا نے دل پر گہرا اثر کیا، میری آنکھوں سے ندامت کے مارے ٹَپ ٹَپ گرنے والے آنسوؤں سے میرا دامن بھیگ گیا،** میں نے دورانِ دعا عہد کیا کہ آئندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی والے کاموں سے بچوں گا اور نیک کام کروں گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے **مجھے نیکیوں کی توفیق ملی اور میں نے نماز پڑھنا شروع کر دی، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے استقامت کی دولت بھی ملی اور مسلسل چار ماہ تک میری کوئی نماز قضا نہیں ہوئی** مگر بدقسمتی سے ایک بار پھر برے دوستوں کی صحبت میں بیٹھنے لگا کہتے ہیں کہ **''صُحبت اثر رکھتی ہے''** لہٰذا میں ایک مرتبہ پھر گناہوں بھری زندگی گزارنے لگا، گناہوں کی نحوست میرے

نامۂ اعمال کو سیاہ کرنے لگی اور یوں رفتہ رفتہ میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے دور ہوتا چلا گیا۔ جب مدنی ماحول سے محرومی کو کافی طویل عرصہ بیت گیا تو ایک روز اتفاقاً ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی سے میری ملاقات ہوئی، ایک دوسرے سے باہمی اَجْنَبِیَّت کے باوجود انہوں نے جب نہایت محبت کے ساتھ مجھ سے مصافحہ کیا، پہلے پہل تو مجھے یوں لگا کہ شاید یہ کوئی ضرورت مند ہے اور جس طرح یہ شخص میرے سامنے بچھا جا رہا ہے ہو نہ ہو مجھ سے پیسوں وغیرہ کا سوال کرے گا، مگر اس کے برعکس جب اس اسلامی بھائی نے مسکراتے ہوئے مجھے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیان کی کیسٹ **"بادشاہوں کی ہڈیاں"** دے کر اسے شروع سے آخر تک سننے کی تاکید کی اور مجھ سے کسی چیز کا سوال نہ کیا بلکہ اس کیسٹ کے ہدیہ کا بھی مطالبہ نہ کیا تو مجھے اپنی غلط فہمی کا احساس ہوا، گھر آکر جب میں نے وہ بیان سنا تو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے الفاظ تاثیر کا تیر بن کر میرے دل میں پیوست ہو گئے، **میں خوفِ خدا سے لرز اُٹھا، بے ساختہ میری آنکھیں پُرنم ہو گئیں**، میری نگاہوں کے سامنے ماضی کے حسین لمحات گھومنے لگے، میں ایک مرتبہ پھر نیکیوں پر استقامت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا اور ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں

پابندی کے ساتھ شرکت کو اپنا معمول بنالیا میری زندگی میں رونما ہونے والے اس مدنی انقلاب کا سہرا اس اجنبی خیر خواہ اسلامی بھائی کے سر بھی جاتا ہے جنہوں نے کیسٹ کی صورت میں مجھے ایسا انمول تحفہ عطا کیا جو مجھے گناہوں کی دلدل سے نکالنے کا سبب بنا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر کابینہ سطح پر تعویذاتِ عطاریہ کے ذمے دار کی حیثیت سے سنّتوں کی خدمت میں مصروف ہوں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرمائے۔ آمین

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(2) نافرمان، فرمانبردار بن گیا

قصور (پنجاب پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی اپنی داستانِ عیش نشان کے خاتمے کا بیان کچھ یوں تحریر کرتے ہیں کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی سے قبل میں گناہوں کی دلدل میں دھنستا جا رہا تھا فلم بینی کا بہت شوقین تھا، **جو بھی نئی فِلم آتی دیکھے بغیر چین نہ آتا**، والدین کے ادب واِحترام کی کچھ پرواہ نہ کرتا، نہ صرف ان کی حکم عدولی کیا کرتا بلکہ ان کے سامنے زبان درازی سے بھی دریغ نہ کرتا۔ بس یوں سمجھئے کہ برائیوں کے جراثیم میرے رگ و پے میں رَچ بس گئے تھے، **بگڑے ہوئے چند دوستوں پر مشتمل میرا ایک گروپ تھا جس**

کا مِشَن لوگوں کو تنگ کرنا، ستانا، بلاوجہ مار دھاڑ کرنا تھا اور یوں نجانے میں کتنے لوگوں کی دل آزاری کرکے ان کی آہیں لے چکا تھا۔ میری تاریک زندگی میں صبح ہدایت کا آفتاب اس طرح چمکا کہ خوش نصیبی سے ایک مرتبہ مجھے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کا موقع ملا۔ جس میں مبلغِ دعوتِ اسلامی کا سنتوں بھرا بیان سنا، بیان کے الفاظ تاثیر کا تیر بن کر دل میں اترتے چلے گئے وقتی طور پر مجھ پر کافی اثر ہوا اجتماع کے اختتام پر گھر واپسی ہوئی رات خیر سے گزری لیکن صبح پھر شیطانی بھوت سوار ہوگیا اور دوبارہ وہی معمول کی سرگرمیاں شروع ہوگئیں۔ کچھ عرصہ بعد میری ملاقات ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی سے ہوئی، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے نیکی کی دعوت پیش کی اور محبت بھرے انداز میں بانیٔ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطاؔر** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اپنی ولایت سے نواز ہے، آپ کی زبان سے نکلے ہوئے پراثر کلمات نے بہتیروں کی کایا پلٹ دی، کئی شرابی تائب ہوگئے نجانے کتنوں کی زندگیاں سنّتوں کی خوشبو سے مُعَطَّر و مُعَنْبَر ہوگئیں۔ ساتھ ہی مجھے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیانات سننے کی ترغیب دلائی میں ان کی گفتگو سے بہت متأثر ہوا اور امیرِ اہلسنّت

دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بیان سننے کا ذہن بنالیا، لہٰذا میں دعوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃ المدینہ پر گیا اور وہاں سے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیان کی کیسٹ خریدی اور گھر آ کر جب سنی تو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی پرسوز آواز کانوں کے راستے دل میں اترنے لگی، **بیان سنتے ہوئے مجھ پر خوفِ خدا طاری ہوگیا جس کے باعث جسم پر لرزہ طاری ہوگیا**، جب مجھے اپنے گناہ یاد آئے تو شرم و ندامت کے مارے آنکھوں کی وادیوں سے اشکوں کے چشمے جاری ہوگئے۔ میں نے اسی وقت گناہگاروں کو بخشنے والے، رَحْمٰن و رَحیم رَبّ کی بارگاہ **میں صدقِ دِل سے توبہ کی آئندہ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی ٹھان لی**۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بیان سننے کی برکت سے میں دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوکر نیکیوں کا ذخیرہ سمیٹنے میں مصروف ہوگیا۔ تادمِ تحریر ڈویژن مشاورت میں مَدَنی انعامات کے ذمہ دار کی حیثیت سے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچا رہا ہوں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(3) جُواری کیسے سُدھرا؟

لیاقت پور (ضلع رحیم یار خان، پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان

ہے کہ مَدَنی ماحول میں آنے سے پہلے میں گناہوں کے بَحرِ عمیق میں ڈوبا جا رہا تھا۔ مجھ میں پائی جانے والی برائیاں صرف فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سننے والدین کی نافرمانی اوران کی دل آزاری کرنے ہی تک محدود نہ تھیں بلکہ بری صحبت کی بدولت میرے اندر جوا کھیلنے کے جراثیم پیدا ہو چکے جس کی خاطر میں چوری چکاری کرنے سے بھی نہ چوکتا تھا، الغرض میرے شب و روز گناہوں میں بسر ہو رہے تھے۔ میری اصلاح کا ذریعہ کچھ یوں بنا کہ ایک روز میرے دَادا جان نے مجھے بتایا کہ علاقے کی مسجد میں چندلوگوں پر مشتمل ایک قافلہ آیا ہوا ہے ان سب کے سروں پر سبز سبز عمامے شریف کے تاج سجے ہوئے ہیں، چہرے انتہائی نورانی ہیں اور سب کے سب سفید لباس میں ملبوس ہیں۔ جب میں نے یہ باتیں سنیں تو میرے دل میں ان سے ملاقات کا شوق پیدا ہوا اور میں مسجد جا پہنچا، وہ اللّٰہ والے انتہائی محبت اور اپنائیت سے مجھ سے ملے بلکہ ان میں سے ایک اسلامی بھائی نے تو کھڑے ہو کر بے ساختہ مجھے یوں گلے لگا لیا جیسے ہم ایک دوسرے کے برسوں کے شناسا ہوں، دورانِ گفتگو انہوں نے مجھے نیکی کی دعوت دیتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی۔ ان کے حسنِ اخلاق واعلیٰ کردار کی وجہ سے میں بہت متاثر ہوا۔ لٰہذا دل میں ٹھان لی کہ اجتماع میں ضرور جاؤں گا۔ ایک دن سنتوں بھرے اجتماع میں

حاضر ہونے کی سعادت مل ہی گئی ، ہر طرف سبز سبز عماموں کی بہاریں تھیں جس سے میرا دل بہت خوش ہوا ، بس پھر کیا تھا میں نے ہر ہفتے اجتماع میں شرکت کو اپنا معمول بنا لیا ، ایک مرتبہ گھر میں بیٹھا کیسٹ کے ذریعے شیخِ طریقت ، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کا بیان بنام **''قبر کی پہلی رات''** سن رہا تھا ، وہ بیان اس قدر عبرت انگیز تھا کہ اسے سُن کر خوفِ خدا کے باعث **میرے جسم کا رواں رواں کانپ اٹھا اور میں بے ساختہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگا** ، میرے والد صاحب نے جب میری یہ حالت دیکھی تو وہ بھی بیان سننے میں مشغول ہو گئے ، بیان کے پُر تاثیر الفاظ ان کے دل میں بھی اثر کر گئے اور بالآخر وہ بھی نَم دِیدہ ہو گئے ۔ اس بیان کی برکت سے **میں نے فلموں ڈراموں ، گانے باجوں اور والدین کی نافرمانی اور دیگر تمام گناہوں سے توبہ کر لی** اور دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا تا دمِ تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں اس مدنی ماحول کی خوب خوب برکتیں لوٹ رہا ہوں ۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿4﴾ فلمی ہدایت کار کی توبہ

میلسی (ضلع وہاڑی پنجاب) کے علاقے فتح پور کے مقیم اسلامی بھائی کے

بیان کا خلاصہ ہے کہ یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں مرکز الاولیاء لاہور میں ایک ٹی وی چینل پر بطورِ ہدایت کار کام کیا کرتا تھا ایامِ زندگی یادِ الٰہی سے غفلت میں گزر رہے تھے مگر اس وقت مجھے اس بات کا بالکل بھی احساس نہ تھا کیونکہ میں اپنے گمانِ فاسد میں تو انتہائی حسین ورنگین زندگی گزار رہا تھا مجھے کیا معلوم تھا کہ اس طرز پر زندگی گزانے سے آخرت میں رب عَزَّوَجَلَّ کے روبرو شرمندگی اور رسوائی وابستہ ہے، مجھے فنکاراؤں اور اداکاراؤں سے میل جول کا بہت شوق تھا اور آئے دن ان کی پرتکلف دعوتیں کر کے ان پر بیش بہا روپیا خرچ کر دیا کرتا اور یوں اس کے صلے میں ان کی طرف سے کی جانے والی نوازشات سے لطف اندوز ہوا کرتا۔ یوں تو میری آمدنی بھی کوئی کم نہ تھی مگر اس کے باوجود ان تمام فضولیات کے لئے گھر والوں سے بھی روپے منگوا لیا کرتا الغرض بے حیائی کا یہ سلسلہ کئی سالوں تک جاری رہا۔ میری عصیاں بھری زِندگی کی شام ہوئی اور آفتابِ ہدایت کچھ یوں طلوع ہوا کہ ایک روز میں کریانہ اسٹور پر گیا تو وہاں ایک پرسوز آواز میرے کانوں سے ٹکرائی آواز اس قدر درد بھری تھی کہ میں اس کی طرف متوجہ ہوئے بغیر نہ رہ سکا بیان کرنے والی ہستی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تھے جو گانے باجوں کی ہولناکیوں کے متعلق بیان کر رہے تھے ان کی پراثر کلمات جیسے جیسے میری سماعتوں سے ٹکرا رہے تھے مجھ پر سوز کی کیفیت طاری ہوتی جا رہی تھی

اور نجانے کب میری آنکھوں سے بے ساختہ آنسو رَواں ہو گئے مجھے خبر تک نہ ہوئی میری اس کیفیت کو دیکھتے ہوئے دکاندار نے کہا کہ رانا صاحب بیٹھ جایئے تو میں بیٹھ گیا اور اب بھر پور توجہ سے بیان سننے میں مشغول ہو گیا اسی دوران میری آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں کی جھڑیاں لگ گئیں۔ خیر بیان کے اختتام پر میں وہاں سے سیدھا حضرت داتا گنج بخش رحمۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیہ کے دربار پر حاضری دینے چلا گیا مگر ابھی تک مجھ پر وہ کیفیت طاری تھی اور ان کے پر سوز الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے تھے مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے یہاں بھی وہی بیان چل رہا ہے دربار پر بیٹھ کے کافی دیر روتا رہا پھر وہاں سے باہر آیا اور میری حالت ایسی تھی کہ مجھے اپنی کچھ خبر نہ تھی کہ میں نے کہاں جانا ہے ایک گاڑی میں سوار ہو گیا انہوں نے پوچھا کہ کہاں جانا ہے میں نے کہا اپنے گھر، پھر اس نے پوچھا تمہارا گھر کہاں ہے میں کافی دیر سوچتا رہا اور اسے بتایا کہ میرا گھر میلسی میں ہے وہ بولے بھائی گاڑی ملتان پہنچنے والی ہے میں نے کہا میں تو میلسی جاؤں گا وہ بولے ملتان کا کرایہ نکالو ورنہ ابھی دیوانگی دور کرتے ہیں میں نے رقم پیش کی تو انہوں نے مجھے راستے میں اُتار دیا، اب میرے پاس سوائے تن کے کپڑوں کے کچھ بھی نہ تھا۔ میں پریشان کھڑا تھا کہ اچانک ایک سبز سبز عمامے والے اسلامی بھائی نظر آئے جو سائیکل پر سوار تھے انہوں نے مجھے اپنی سائیکل پر بٹھا کر شہر پہنچا دیا اسی

دوران انہوں نے مجھ سے حال احوال پوچھا تو میں نے روتے ہوئے اپنا حال بیان کیا اس اسلامی بھائی نے مجھے تسلی دی اور میری خیر خواہی فرماتے ہوئے مجھے مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کا ذہن دیا ان کی ترغیب پر میں مدنی قافلے کا مسافر بن گیا اور دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اپنا لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی ماحول کی برکت سے میں نے تمام گناہوں سے پکی سچی توبہ کرلی اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کر عطاری بن گیا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿5﴾ مقصدِ حقیقی مل گیا

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے عباس ٹاؤن کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے قبل میری حالت یہ تھی کہ اپنے دنیا میں بھیجے جانے کے مقصدِ حقیقی کو بھول کر دنیا کی رنگینوں میں گم تھا جبکہ ربِّ کریم نے جن وانس کے دنیا میں آنے کے مقصدِ اعلیٰ کو بیان فرما دیا ہے ارشادِ ربانی ہے: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ : ترجمہ کنزالایمان: اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی (اسی) لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔ (الذّٰریٰت پ ۲۷ آیت ۵٦)۔ میری حالت اس کے برعکس تھی نہ حقوق اللّٰہ کی

بجا آوری کی طرف کوئی توجہ تھی اور نہ ہی حقوق العباد کی ادائیگی کی فکر مَعَاذَ اللّٰہ فرض نمازوں کی ادائیگی سے غافل رہ کر اور روزے نہ رکھ کر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضگی مول لے رہا تھا، اور نہ ہی دیگر شرعی احکامات کی خلاف ورزی کا کچھ پاس تھا میرے زندگی کے انمول لمحات اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں میں بسر ہو رہے تھے۔ بس فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سننے کی خُماری اور فُضُولیات ولَغْوِیَات میں مست رہنے کی خواری میرے اندازِ زندگی کی غمازی کرتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ کہ مجھے مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے بیان کی ایک کیسٹ بنام **”گناہوں کی نُحوست“** سننے کی سعادت حاصل ہوئی، دل دہلا دینے والے اس رقت انگیز بیان میں گناہوں کے سبب قبر و آخرت میں ہونے والے عذابات کا تذکرہ سن کر مجھ پر سکتہ طاری ہو گیا، میں نے گڑگڑا کر روتے ہوئے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کی معافی مانگی اور آئندہ گناہوں سے بچنے کا عزمِ مُصَمَّم کر لیا نیز مجھ پر یہ بات واضح ہو گئی کہ اصل کامیابی ربِ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ اور آمنہ کے لال، محبوب بے مثال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو راضی کرنے میں ہے۔ چنانچہ میں نے اس فانی زندگی پر باقی رہنے والی زندگی (آخرت) کو ترجیح دیتے ہوئے آخرت سنوارنے والے کاموں کی طرف راغب ہونے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کو اپنانے کا فیصلہ

کرلیا۔ اپنے اس نیک مقصد میں عملی طور پر پیش رفت کے لئے عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلہ میں سفر بھی کیا، کہتے ہیں اَلصُّحْبَۃُ مُؤَثِّرَۃٌ (صحبت ضرور اثر انداز ہوتی ہے) لہٰذا دعوتِ اسلامی کا پاکیزہ ماحول تو کیا ملا زندگی ہی سنور گئی، **سر پر سبز عمامے کا تاج، جسم پر سُنّتوں بھرا لباس اور چہرے پر داڑھی شریف کی بہار آ گئی۔** اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی مقصد ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے'' کے پیشِ نظر نیکی کی دعوتِ عام کرنے میں کوشاں ہوں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿6﴾ مخلص دوست

نیویارک (امریکہ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: یہ 2003ء کی بات ہے اُن دِنوں میں نیویارک کی مشہور یونیورسٹی میں BSC کا طالب علم تھا، مغربی ممالک کا مُخَرِّبُ الْاَخْلاق اور حیا سے عاری ماحول اچھے بھلے انسان کی اخلاقی قدروں کو کس طرح دیمک کی طرح چاٹ لیتا ہے یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ میری اصلاح کا ذریعہ کچھ یوں بنا کہ حسنِ اتفاق سے ایک

روز یونیورسٹی میں میری ملاقات دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک اِسلامی بھائی سے ہوئی جن کا تعلق مرکزُ الاولیاء لاہور سے تھا وہ اپنے اچھے اخلاق اوراعلیٰ کردار کی وجہ سے پہلی ہی ملاقات میں میرے دل میں گھر کر گئے، اس کے بعد بھی ان سے وقتاً فوقتاً ملاقات ہوتی رہی جس کی وجہ سے پہلے پہل تو ایک دوسرے سے اچھی جان پہچان ہوگئی اور پھر پتا ہی نہیں چلا کہ کب یہ باہمی شناسائی گہری دوستی کی صورت اختیار کرگئی ،انہی کی وجہ سے میں تبلیغِ قران وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی پیاری پیاری تنظیم اوراس تنظیم کے عظیم بانی شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کی ذات سے متعارف ہوا، میں ان کے جذبۂ خیر خواہی پر دل ہی دل میں انہیں داد دیا کرتا کیونکہ وہ جب بھی ملتے مجھ پر اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ذہن دیتے نیز اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کی ذات سے وقتاً فوقتاً صادر ہونے والے حیرت انگیز واقعات کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے زمانے کے ولی شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کے ہاتھ پر بیعت ہونے کی ترغیب بھی دیا کرتے، ان کی کوششیں رنگ لائیں ایک دن میں نے ان اسلامی بھائی کے سامنے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه سے بیعت ہونے کی خواہش کا اظہار کیا تو انہوں نے بذریعۂ اِنٹرنیٹ ہاتھوں ہاتھ مجھے

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت کرا کر حضور غوث پاک علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الرَّزّاق کے غلاموں میں شامل کروا دیا اور ساتھ ہی مجھے دعوتِ اسلامی کی Website کا وزٹ کرایا اس پر میں نے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے پُرتاثیر بیانات میں سے خوفِ خدا کی روایات و حکایات پر مشتمل ایک بیان سنا۔ یقین جانئے وہ بیان سن کر میں اپنی زندگی میں پہلی بار خوفِ الٰہی سے کانپ اٹھا تھا، میرے دل کی دنیا زِیروزَبر ہو چکی تھی اور مجھے گناہوں سے نفرت ہو چکی تھی میں نے صدقِ دل سے توبہ کی۔ آئندہ اعمالِ صالحہ کرنے کا پختہ ارادہ کیا اور چہرے پر داڑھی شریف سجانے کی بھی نیت کر لی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جونہی میں نے ولیِ کامل کا دامن تھاما میری زِندگی میں ایسا مدنی انقلاب آ گیا کہ مجھے گناہوں بھری زندگی سے خلاصی نصیب ہو گئی اور میں شاہراہِ سنت کا راہی بن گیا۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿7﴾ چودہ طبَق روشن ہوگئے

باب المدینہ (کراچی) کے ایک مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ مَدَنی ماحول سے وابستگی سے قبل میں گناہوں بھری زندگی بسر کر رہا تھا۔ فلمیں، ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا تو میرا معمول تھا ہی فلموں کے دوران

وقتاً فوقتاً آنے والے حیا سوز مناظر دیکھنے کے لئے گھنٹوں ٹی وی کے سامنے بیٹھا رہتا الغرض ان نُحوست بھرے مناظر کو دیکھ دیکھ کر میرے افکار بے حد متاثر ہو چکے تھے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب ہر وقت میرے دل و دماغ پر فحش خیالات ڈیرا جمائے رہتے اور میں ہر گھڑی کسی صورت ان شیطانی وساوس کو عملی جامہ پہنانے کی تاک میں لگا رہتا۔ مَعَاذَاللہ داڑھی منڈوا دیا کرتا تھا فرض نمازوں کی ادائیگی میں سُستی وغفلت کا یہ عالم تھا کہ عام دنوں کی نمازیں پڑھنا تو درکنار میں تو جمعہ کی نماز بھی لگاتار چھوڑ دیا کرتا تھا، الغرض میرے اکثر معمولات گناہوں پر ہی مشتمل تھے اور یوں اللّٰہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد سے سراسر غفلت روز و شب جاری تھی، میرے سُدھرنے کی راہ کچھ یوں ہموار ہوئی کہ جن دنوں ڈینگی وائرس جیسی مہلک بیماری آئے دن کئی قیمتی جانوں کو انتہائی سُرعت کے ساتھ نگل رہی تھی انہی دنوں میں بھی اسی موذی مرض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے کافی پریشان تھا اور ایک انجانا خوف مجھے لاحق تھا، کہتے ہیں ''مشکل میں انسان کو خدا یاد آجاتا ہے'' واقعی میں بھی ان دنوں اپنے رب کو یاد کرنے لگا تھا اور پھر ایسے میں اگر کوئی شخص آکر گناہوں سے باز آجانے اور نیکیاں اپنانے کا کہے تو کسی قسم کے انکار کی گنجائش ہی کہاں رہ جاتی ہے اور خاص طور پر اس وقت کہ جب وہ خیر خواہ انتہائی

مخلص بھی ہو اور تو اور اس کا آپ کی ذات سے کوئی دنیاوی فائدہ بھی وابستہ نہ ہو۔ خیر میرے ساتھ بھی کچھ اسی قسم کا واقعہ پیش آیا، وہ اس طرح کہ ہمارے محلے میں ایک باکردار باعمامہ سنت کے مطابق سفید لباس میں ملبوس مبلغ دعوتِ اسلامی درس دینے آیا کرتے تھے وہ اب کبھی کبھار مجھ پر اِنفرادی کوشش کرنے لگے، مجھے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کا ذہن دیتے یوں ان کی ہمدردی اور محبت سے لبریز باتوں کی وجہ سے قَلْب کی سختی میں کچھ نہ کچھ نرمی پیدا ہونے لگی۔ ایک مرتبہ مجھے کیسٹ اِجتماع میں شرکت کی سعادت ملی جس میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا پُرتاثیر بیان **''قبر کی پہلی رات''** سنا، اس میں قبر کے ہولناک عذابات کا تذکرہ سن کر تو میرے چودہ طَبَق روشن ہو گئے کیونکہ قبر کے کٹھن اور دشوار گزار مراحل کے متعلق میں نے اپنی زندگی میں اس سے پہلے اتنی تفصیل کے ساتھ نہ کہیں پڑھا تھا اور نہ ہی کبھی کسی اور سے سُنا تھا اور یوں بھی خرافات ولغویات نے اتنی فرصت ہی کہاں دی تھی کہ قبر و آخرت کو بہتر بنانے اور اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی خوشنودی پانے کی خاطر ان چیزوں کے بارے میں معلومات حاصل کرتا۔ کیسٹ بیان تو کب کا ختم بھی ہو چکا تھا مگر میری آنکھوں سے بہنے والے اشکوں کے دھارے ختم ہونے کا نام ہی نہ لے رہے تھے۔ اس دن میں عالمِ بے خودی میں نہ جانے کتنی دیر روتا رہا شاید اس

دن روتے روتے گھنٹوں بیت جاتے مگر میرے اَطراف میں پھیلی ہوئی سُکُوت کی چادر نے جلد ہی میری توجہ اپنی جانب مَبْذُول کر کے میرے اشکوں کی روانی کو تھمنے پر مجبور کر دیا، شاید میرا یہ بتانا کوئی نئی بات نہیں کہ وادیٔ عصیاں میں بھٹکنے والے ہزار ہا گناہگاروں کی طرح مجھے بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ توفیق اور امیرِ اہلسنت کے پُر تاثیر بیان کی برکت سے گناہوں بھری زندگی سے نَجات مل گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے بھی امیرِ اہلسنت کی غلامی کا پٹہ اپنے گلے میں ڈال لیا اور دعوتِ اسلامی کا پیارا پیارا مدنی ماحول اپنا کر صلوۃ وسنّت کی راہ پر گامزن ہو گیا۔ تادمِ تحریر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے ذیلی مشاورت کے تحت مَدَنی کاموں کی دھومیں مچا رہا ہوں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿8﴾ بَدمعاش کیسے سُدھرا؟

گلزارِ طیبہ (سرگودھا پنجاب) کے علاقے اسٹیلائٹ ٹاؤن کے رِہائشی اسلامی بھائی کے تحریری مکتوب کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے قبل میں گناہوں کے گہرے سمندر میں سکون کے موتیوں کا مُتلاشی تھا مگر عصیاں کے نشے میں مدہوش مجھ جیسے نادان کو اس بات کا اندازہ نہ تھا کہ گناہوں

میں وقتی طور پر لذت تو مل جاتی ہے مگر اس کا خَمیازَہ قلبی سکون کی تباہی و بربادی کی صورت میں بھگتنا پڑتا ہے، میں بھی اس حقیقت سے بے خبر شب و روز لغویات میں مست تھا، **بدمعاشی میرا شیوہ تھا اور بلاوجہ ماردھاڑ اور آئے دن کالج میں نِت نئے دنگے فساد میں میرا بڑا شُہرہ تھا**۔ میرے دوست احباب لڑائی جھگڑوں میں مجھے اپنا گرو (اُستاد) مانتے تھے اور ایسے کاموں میں اکثر مجھ ہی سے مدد لیتے تھے غرض کالج میں پڑھنے والے سبھی طلباء کے دلوں میں میری اچھی خاصی دھاک بیٹھ چکی تھی یہی وجہ تھی کہ کوئی بھی میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے کی ہمت و جراٗت نہیں رکھتا تھا اسی بری خصلت کی وجہ سے **میں ایک بار گرفتار ہوگیا اور فردِ جرم عائد ہونے کے بعد ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا میں بھیج دیا گیا** اور وہاں ایک وقت تک کال کوٹھری کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں۔ وہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہوا کہ مجھے دعوتِ اسلامی کا پیارا پیارا مدنی ماحول میسر آگیا ورنہ نجانے آخرت میں میرا کیا بنتا۔ ہوا یوں کہ 1990ء میں تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی نے مجھ پر اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت پیش کی اور ساتھ ہی ساتھ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو عدد رقت انگیز بیانات بَنام **"زمیں کھا گئی نَوجواں کیسے کیسے"** اور **"ڈھل جائے گی یہ جوانی"** کی

کیسٹیں تحفے میں دیں اوران کیسٹوں کو سننے کی تاکید کی، میں نے تنہائی میں بیٹھ کر وہ بیانات سنے۔امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ العَالِیَہ کے پرسوز کلمات کا ایک ایک لفظ تاثیر کا تیر بن کر میرے دل میں پیوست ہوگیا ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے امیرِ اہلسنّت خاص میرے لئے ہی بیان کر رہے ہیں میرے دل میں ہلچل مچ گئی اور میری آنکھوں کی وادیوں سے آنسوؤں کے چشمے بہہ نکلے ان بیانات کی برکت سے میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں رورو کر سچے دل سے توبہ کی اور آئندہ گناہوں سے بچنے کا عزم بالجزم کرلیا۔اب میرا حال یہ تھا کہ گرچہ باضابطہ طور پر امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ العَالِیَہ سے بیعت نہیں کی تھی مگر دلی طور پر میں انہیں نہ صرف اپنا پیر و مرشد تسلیم کر چکا تھا بلکہ ان کا دیوانہ ہوگیا تھا اور دن رات ان کے دیدار کو تڑپنے لگا تھا اسی شوق کے ہاتھوں مجبور ہو کر میں ایک ہفتہ کے اندر اندر شہرِ مرشد پہنچ گیا اور مرشد کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ العَالِیَہ نے مجھے بڑی شفقتوں سے نوازا اور مجھ نکمے کو بیعت کے لئے قبول فرمالیا، بیعت کے بعد میں نے سر پر عمامے شریف کا تاج سجا لیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نمازوں کا اہتمام بھی شروع کر دیا، آج بھی مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب پہلی بار عمامہ شریف باندھ کر دوستوں کے پاس کالج گیا تو ان کے چہروں سے حیرانی اور خوشی کے ملے جلے تأثرات عیاں تھے گویا انہیں اپنی

آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا مگر آنکھوں دیکھا حال جھٹلایا بھی نہیں جا سکتا تھا اور اس میں میرا تو کوئی کمال تھا نہیں یہ سب تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کی نگاہِ فیض اثر کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے مجھ جیسے کھوٹے کو کُندن بنا دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اس مدنی ماحول میں استقامت دی اور تادمِ تحریر بفضلہٖ تعالیٰ صوبائی ذمہ دار مجلس اثاثہ جات پنجاب مکی کے رکن کی حیثیت سے مدنی کاموں کی ترقی کے لئے کوشاں ہوں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿9﴾ دل میں ہلچل مچ گئی

عطار آباد (جیکب آباد، باب الاسلام سندھ) کے علاقے کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آنے سے پہلے میں دنیا کی رنگینیوں میں کھویا ہوا تھا، روز بروز نت نئے گناہ کرنے کا بھوت سر پر سوار رہتا اور یوں شب و روز گناہوں کا نہ رکنے والا سلسلہ جاری تھا، ایسے میں نہ تو مجھے نمازوں کو بے دریغ ضائع کرنے کا ہوش تھا اور نہ ہی دیگر احکامِ شرع پر عمل کا احساس۔ کثرتِ عصیاں کے باعث میری اخلاقی حالت اس قدر پستی کا شکار ہو چکی تھی کہ گویا۔ ع

ناصحا مت کر نصیحت دل میرا گھبرائے ہے
اس کو دشمن جانتا ہوں جو مجھے سمجھائے ہے

کے مصداق میں ایسے لوگوں سے بہت کتراتا تھا جو مجھے کسی قسم کی نصیحت کیا کرتے تھے، میں نہیں جانتا کہ اُس اجنبی خیر خواہ میں آخر ایسی کیا بات تھی جو اس کے کہنے پر میں اس دن نہ چاہتے ہوئے بھی مسجد کی طرف چل دیا اور پھر وہی دن تو میری عصیاں شعار زندگی میں مدنی بہار کے آغاز و اظہار کا دن تھا، جی ہاں وہ قصہ واقعی بڑا دلچسپ ہے ہوا یوں کہ ہمارے علاقے کی مسجد میں سُنّتوں کی تبلیغ کی خاطر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں سفر کرنے والے چند سنّتوں کے متوالے نوجوان آئے ہوئے تھے ان کا تعلق تبلیغِ قران وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' سے تھا۔ انہی میں سے ایک مبلغ نہایت محبت کے ساتھ مجھ سے ملے اور بڑے احسن انداز میں سلام و مُصافحے کے بعد انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مسجد میں ہونے والے کیسٹ اجتماع میں شرکت پر آمادہ کرنے لگے، جیسا کہ میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ مجھے خیر خواہوں اور ناصحوں سے سخت کوفت محسوس ہوتی تھی مگر اس دن اس کے برعکس نجانے کیوں میں کسی قسم کی پس وپیش کے بغیر ان کے ساتھ جانے کو تیار ہو گیا، ابھی اسی بات پر میں حیرانی کے بھنور سے باہر نہ نکلا تھا کہ حیرت کا ایک اور جھٹکا اس وقت لگا جب ہم مسجد میں داخل ہوئے کیونکہ مسجد میں ان کے

ساتھ آئے ہوئے دیگر شرکائے قافلہ اسلامی بھائی مجھ سے اس قدر پُر تپاک انداز میں مل رہے تھے جیسے میرے ساتھ برسوں کی شناسائی ہو، نیز گفتگو کا انداز بھی کافی ادب و آداب والا تھا شاید مجھ جیسے بدکار کے ساتھ اس سے پہلے کبھی کوئی اتنے اخلاق سے پیش نہ آیا تھا۔ اس تمام صورتِ حال میں میرا ان سے متأثر ہو جانا کوئی قابلِ تعجب نہ تھا، کچھ دیر گُفتگو کے بعد ایک اسلامی بھائی نے ایک بیان بنام "حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا واقعہ" کی کیسٹ ٹیپ ریکارڈر میں لگائی اور آن کرتے ہوئے گویا ہوئے کہ یہ ہمارے پیر و مرشد کے بیان کی کیسٹ ہے آیئے! توجہ سے سنتے ہیں۔ لہٰذا سب کی طرح میں بھی توجہ سے بیان سننے لگا۔ میں بیان کرنے والے کے متعلق نہ جانتا تھا کہ کون ہیں؟ لیکن یہ بات تو حقیقت ہے کہ بیان کرنے والا خواہ کوئی بھی تھا مگر بڑی حسن و خوبی کے ساتھ جاذبِ نظر انداز میں عاشقِ صادق حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیہ والہٖ وسلَّم پر مشتمل اس پُر درد واقعے کو بیان کر رہا تھا جس میں حضور سرورِ کونین، نانائے حسن و حسین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیہِ والہٖ وسلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُمَا کی فرمائش پر مدینے کی گلیوں میں ایک بار پھر اذانِ بلالی کی پرسوز صدائیں گونجنے اور ان صداؤں پر فراقِ یار میں بیقرار عاشقوں کی آنکھیں اَشکبار ہونے کا تذکرہ ہے، مجھے اس بات کا اندازہ

لگانا چنداں دشوار نہ ہوا کہ ایک عاشقِ رسول کا واقعہ ایک عاشقِ رسول ہی بیان کر رہا ہے، بیان کا انداز اس قدر پرسوز اور رِقت انگیز تھا کہ دورانِ بیان ہی میں نے بے ساختہ زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ اس بیان کی برکت سے میرے دل میں عشقِ رسول کی ایسی شمع روشن ہو چکی تھی جس کا نتیجہ سابقہ گناہوں سے ہاتھوں ہاتھ توبہ کرنے کی صورت میں برآمد ہوا، مجھے جب یہ بات معلوم ہوئی کہ بیان کرنے والی شخصیت کوئی اور نہیں بلکہ وقت کے ولیِ کامل، شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت ہیں، اب تو میری زبان پر ایک ہی صدا جاری ہوگئی کہ مجھے اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا مرید بنوا دیں چنانچہ غلامیٔ عطار کا پٹہ بھی میرے گلے کی زینت بن گیا۔ **بس پھر کیا تھا مہکے مہکے مَدَنی ماحول کا ایسا رنگ چڑھا کہ میں یکسر بدل سا گیا،** میں نے اپنے چہرے پر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیہ والہٖ وسلَّم کی **مَحَبَّت** کی نشانی **داڑھی مبارَک** اور سر پر **عمامہ شریف** کا تاج سجا لیا اور سنّت کے مطابق مَدَنی لباس زیبِ تن کر لیا۔ کہاں کل تک تو والدین کا جی دکھاتا، گانے باجوں سے جی بہلاتا اور نمازوں سے جی چراتا تھا مگر آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **والدین کی خدمت کر کے ان کی رضامندی پاتا، گانے باجوں سے دامن چھڑاتا اور مسجد میں امامت کی سعادتِ عُظمٰی پاتا ہوں۔** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تا دمِ تحریر صوبائی سطح پر مَدَنی قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے مَدَنی کاموں کی ترویج و

ترقی کے لئے کوشاں ہوں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿10﴾ شراب فروش کی توبہ

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے قبل میں اپنی زندگی کے انمول لمحات بربادیٔ آخرت کے کاموں میں ضائع کررہا تھا۔ میری عقل پر غفلت کا ایسا پردہ پڑا ہوا تھا کہ میرے اندر نہ آخرت سنوارنے کی کوئی فکر تھی اور نہ ہی دین کے احکام پر عمل کا جذبہ تھا میرے سر میں تو بس یہی سودا سمایا ہوا تھا کہ دن رات دنیا کا حقیر و ذلیل دَھن دولت جمع کر کے زندگی کی ساری آسائشیں حاصل کروں، اس مقصد میں کامیابی کے لئے مجھے سیاہ سفید کی کچھ پروانہ تھی، **میں نے جوئے کا اڈا کھول رکھا تھا جس میں شب وروز جوئے بازی چلتی رہتی اوراس کے ضمن میں بیسیوں قسم کی خُرافات کا بازار تو گرم رہتا ہی تھا اور رہی سہی کسر میرا شراب بیچنے کا دھندا پوری کر دیا کرتا تھا۔** نجانے کتنے لوگوں کی زندگیاں میری وجہ سے برباد ہوئیں، کتنے ہی نوجوان اِس لعنت کا شکار ہوکر اپنا صاف ستھرا دامنِ کردار داغدار کر کے اپنی چڑھتی جوانیوں کو تباہی و بربادی کی بھٹی میں جھونک چکے

تھے۔ یوں نجانے کتنے ہی ہنستے بستے گھروں کی خوشیوں کا گلا گھونٹنے کا وَبال میرے سر تھا، وہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہوا کہ اس نے مجھے دامنِ امیرِ اہلسنّت اور دعوتِ اسلامی جیسا ماحول عطا فرما کر اسے میری اصلاح کا ذریعہ بنا دیا۔ ہوا کچھ یوں کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی کی شفقتوں اور محبتوں سے بھرپور اِنفرادی کوشش نے مجھے ان سے متأثر کر دیا لہٰذا انہی کی ترغیب پر مجھے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطاؔر** قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا بیان بنام **''قبر کی پہلی رات''** سننے کی سعادت ملی، جسے سن کر مجھ پر رقت طاری ہو گئی، میرے جسم کا رواں رواں کانپ اٹھا گناہوں پر ندامت کی وجہ سے **میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے اور میری ہچکیاں بندھ گئیں۔** موت کے مراحل میری نظروں میں گھومنے لگے اور مجھ پر یہ بات آشکار ہو گئی کہ عنقریب اس دنیائے ناپائیدار کی تمام تر آسائشیں چھوڑ کر مجھے بھی مرنا ہے اور گھپ اندھیری قبر میں اترنا ہے، دولت وشہرت نہ تو قبر و آخرت میں میرے کچھ کام آئے گی اور نہ ہی عذاب نار کا حقدار بننے سے مجھے بچا پائے گی۔ **یقیناً زندگی بھر کے کرتوتوں کا حساب میری گردن پر ہوگا خدا نہ کرے اسی حالت میں مر گیا تو میرا کیا بنے گا؟** اس بیان کی وجہ سے میرے دل میں مَدَنی انقلاب برپا ہو گیا بالآخر میں اپنے تمام گناہوں سے

تائب ہوگیا، اپنے گناہوں بھرے گھناؤنے کاروبار کوٹھوکر مار کر گویا تین طلاقیں دے دیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مرید ہوکر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو چکا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿11﴾ روزانہ مدنی مذاکرہ سننے کی برکت

حیدرآباد (بابُ الاسلام، سندھ) کے علاقے پھلیلی پار کے مقیم اسلامی بھائی کا بیان کچھ اس طرح ہے کہ یوں تو دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول کی بہاریں بچپن ہی سے نصیب تھیں، دامنِ عطار سے وابستگی بھی حاصل تھی مگر ان سب باتوں کے باوجود شیطانِ مردود نے دنیا کے پُرفریب نظاروں میں بری طرح الجھا رکھا تھا، میرا چہرہ سنّتِ مصطفٰی (داڑھی شریف) سے محروم تھا اور برہنہ سر پھرنا میرا معمول تھا۔ زندگی کے بیش قیمت ماہ وسال اسی غفلت میں بسر ہورہے تھے کہ خوش قسمتی سے ایک بار کسی مبلغِ دعوتِ اسلامی سے ملاقات ہوگئی، دورانِ گفتگو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ ''کیا آپ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیانات سُنتے ہیں؟'' میں نے راست گوئی سے کام لیتے ہوئے صاف صاف بتادیا کہ میں نہیں سُنتا، تو کہنے لگے کہ **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **فرماتے ہیں:** ''**جو روزانہ ایک بیان سنتا ہے میں اس سے خوش ہوتا ہوں۔**'' ان الفاظ

نے میرے دل میں پنہاں اپنے مرشدِ کریم سے محبت کے خوابیدہ جذبے کو بیدار کر دیا چنانچہ میں نے مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ 50 مَدَنی مذاکروں پر مشتمل سی-ڈی خرید لی اور روزانہ ایک مذاکرہ سننے کی سعادت پانے لگا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے لبوں سے جھڑنے والے شریعت وطریقت کے ضیاء بار موتیوں نے میرے دل کے بے نور نگینے کو چمکا کر رکھ دیا، آپ کی پُر تاثیر گفتگو کی برکت سے دن بدن گناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے محبت بڑھنے لگی، ابھی چند ہی مَدَنی مذاکرے سنے تھے کہ میرے حُلیے، کردار اور اَندازِ زِندگی میں تبدیلی آنے لگی، اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر میں پانچوں نمازیں پابندی کے ساتھ پڑھنا شروع کر چکا ہوں نیز سر پر سبز عمامہ کے تاج سجالیا، چہرہ داڑھی شریف سے منور کر لیا اور مَدَنی کاموں میں دلچسپی لینے لگا۔ الغرض ان مَدَنی مُذاکروں کے ذریعے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے میری ایسی تربیت فرمائی کہ میری 26 سالہ زندگی میں کبھی ایسی تربیت نہ ہوئی تھی۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

مجلسِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ ﴿دعوتِ اسلامی﴾ شعبہ امیرِ اہلسنّت

۵ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ بمطابق 25 جولائی 2012ء

آپ بھی مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے

خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تِل کو گلاب کے پھول میں رکھ دو تو اُس کی صُحبت میں رَہ کر گلابی ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح تبلیغِ قران و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر عاشقانِ رسول کی صُحبت میں رہنے والا بے وَقعت پتّھر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی مہربانی سے **انمول ہیرا** بن جاتا، خوب جگمگاتا اور ایسی شان سے پیکِ اَجَل کو **لَبَّیک** کہتا ہے کہ دیکھنے سننے والا اس پر رَشک کرتا اور ایسی ہی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ آپ بھی تبلیغِ قران و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اپنے شہر میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اِجتماع** میں شرکت اور راہِ خدا میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کیجئے اور شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُھُمُ العَالِیہ کے عطا کردہ **مَدَنی انعامات** پر عمل کیجئے، اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو دونوں جہاں کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہونگی۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی

صدقہ تجھے اے ربِّ غفار مدینے کا

غور سے پڑھ کر یہ فارم پُر کر کے تفصیل لکھ دیجئے

جو اسلامی بھائی **فیضانِ سنت** یا **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کے دیگر کُتُب و رسائل سن یا پڑھ کر، بیان کی **کیسٹ** سن کر یا ہفتہ وار، صوبائی و بَینَ الاقوامی **اجتماعات** میں شرکت یا **مَدَنی قافلوں** میں سفر یا **دعوتِ اسلامی** کے کسی بھی مَدَنی کام میں شمولیت کی بَرَکت سے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے، زندگی میں **مَدَنی انقلاب** برپا ہوا، نمازی بن گئے، داڑھی، عمامہ وغیرہ سج گیا، آپ کو یا کسی عزیز کو حیرت انگیز طور پر صحت ملی، پریشانی دُور ہوئی، یا مرتے وقت **کَلِمَۂ طَیِّبَہ** نصیب ہوا یا اچھی حالت میں رُوح **قبض** ہوئی، مرحوم کو اچھی حالت میں **خواب** میں دیکھا، **بشارت** وغیرہ ہوئی یا **تعویذاتِ عطاریہ** کے ذریعے آفات و بلیّات سے نَجات ملی ہو تو ہاتھوں ہاتھ اس فارم کو پُر کر دیجئے اور ایک صفحے پر واقعہ کی تفصیل لکھ کر اس پتے پر بھجوا کر احسان فرمایئے **"مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ"** عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پُرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ کراچی۔"

نام مع ولدیت: ______________ عمر ____ کن سے مرید یا طالب ہیں

خط ملنے کا پتا ______________________________________

فون نمبر (مع کوڈ): ____________ ای میل ایڈریس ______________

انقلابی کیسٹ یا رسالہ کا نام: ______________ سننے، پڑھنے یا واقعہ رونما ہونے کی تاریخ مہینہ/سال: ____________ کتنے دن کے مدنی قافلے میں سفر کیا: ____ موجودہ تنظیمی ذمہ داری ________ مُندَرجہ بالا ذرائع سے جو بَرَکتیں حاصل ہوئیں، فُلاں فُلاں برائی چھوٹی وہ تفصیلاً اور پہلے کے عمل کی کیفیت (اگر عبرت کے لیے لکھنا چاہیں) مثلاً فیشن پرستی، ڈکیتی وغیرہ اور امیرِ اہلسنّت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کی ذاتِ مبارکہ سے ظاہر ہونے والی بَرَکات و کرامات کے "ایمان افروز واقعات" مقام و تاریخ کے ساتھ ایک صفحے پر تفصیلاً تحریر فرما دیجئے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ دورِ حاضر کی وہ یگانۂ روزگار ہستی ہیں کہ جن سے شرفِ بیعت کی بَرَکت سے لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی سے تائب ہو کر اللہ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام اور اُس کے پیارے حبیبِ لبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتوں کے مُطابِق پُرسکون زندگی بسر کر رہے ہیں۔ خیر خواہیٔ مسلم کے مُقدّس جذبہ کے تحت ہمارا مَدَنی مشورہ ہے کہ اگر آپ ابھی تک کسی جامع شرائط پیر صاحب سے بَیعت نہیں ہوئے تو شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے فُیُوض و بَرَکات سے مُسْتَفِید ہونے کے لیے ان سے بَیعت ہو جایئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں کامیابی و سرخروئی نصیب ہوگی۔

مُرید بننے کا طریقہ

اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو مُرید یا طالب بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام نیچے ترتیب وار مع ولدیت وعمر لکھ کر "مکتب مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ، عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)" کے پتے پر روانہ فرما دیں، تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی سلسلہ قادِریہ رَضویہ عطاریہ میں داخل کر لیا جائے گا۔ (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E.Mail : Attar@dawateislami.net

﴿۱﴾ نام و پتا بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اِعراب لگائیں۔ اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔ ﴿۲﴾ ایڈریس میں مَحرم یا سرپرست کا نام ضرور لکھیں ﴿۳﴾ الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضرور اِرسال فرمائیں۔

نمبر شمار	نام	مرد / عورت	بن / بنت	باپ کا نام	عمر	مکمل ایڈریس

مَدَنی مشورہ: اس فارم کو محفوظ کرلیں اور اس کی مزید کاپیاں کروالیں۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

بیاناتِ امیرِ اہلسنّت کی مدنی بہاریں

(حصہ 8)

مشہور خونی کی توبہ

عنقریب پیش کیا جائے گا۔

ISBN 978-969-631-129-4
0109911
MC 1288

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net